مطالعہ پاکستان (لازمی)	انٹر (پارٹ-II)	پرچہ II : (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	2017ء (دوسرا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: **(12)**

(i) 1945-46ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کا منشور کیا تھا؟

جواب: مسلم لیگ نے انتخابی اکھاڑے میں قدم اس دعوے کے ساتھ رکھا کہ وہ برِصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ مسلمان مسلم لیگ کے علاوہ کسی اور جماعت سے وابستگی نہیں رکھتے۔ مسلم لیگ چاہتی ہے کہ قراردادِ پاکستان کے مطابق جنوبی ایشیا کو تقسیم کردیا جائے اور مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو مکمل اقتدارِ اعلیٰ حاصل ہو جائے۔ قائداعظمؒ کا دعویٰ تھا کہ عام انتخابات پاکستان کے بارے میں استصوابِ رائے ہوں گے۔ اگر مسلمان مسلم لیگ کا ساتھ دیں تو پاکستان بننے دیا جائے ورنہ اس مطالبہ کو از خود مسترد سمجھا جائے۔

(ii) ویول پلان کے کوئی سے دو نکات تحریر کیجیے۔

جواب: ویول پلان کے کوئی سے دو نکات درجِ ذیل ہیں:

1- مستقبل کا دستور برِصغیر کی تمام سیاسی طاقتوں کی مرضی سے بنایا جائے گا۔

2- گورنر جنرل کی انتظامی کونسل بنائی جائے گی اور کونسل میں برِصغیر کی سیاسی قوتوں کے نمائندے شریک کیے جائیں گے۔ ان میں چھے ہندو اور پانچ مسلمان ہوں گے۔

(iii) ریاست حیدر آباد دکن پر بھارت نے کیسے قبضہ کیا؟

جواب: اس ریاست کا حکمران ''نظام حیدر آباد دکن'' مسلمان تھا جبکہ عوام کی اکثریت کا تعلق ہندو اِزم سے تھا۔ نظام مسلمان ہونے کے ناطے چاہتا تھا کہ پاکستان سے الحاق کر لے لیکن بھارتی حکومت نے سخت دباؤ ڈالا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے بھارت کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے نظام کو مجبور کیا کہ وہ اپنی ریاست کی جغرافیائی حیثیت کو دیکھتے ہوئے بھارت سے الحاق کرے۔ نظام اس پر رضا مند نہ ہوا۔ وہ آزاد اور خود مختار ریاست کے قیام کے بارے میں سوچنے لگا۔ وہ بھارت سے الحاق کی دستاویز پر دستخط کرنے کو آمادہ نہیں تھا۔ نظام نے اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کو ایک

درخواست بھارتی رویہ کے حوالے سے بھیجی۔ ابھی معاملہ زیرِ غور ہی تھا کہ 11 ستمبر 1948ء کو بھارتی افواج نے دکن پر حملہ کر دیا۔ 17 ستمبر 1948ء کو نظام کی افواج نے ہتھیار ڈال دیے اور بھارت نے ریاست پر قبضہ کر لیا۔

(iv) خلیج فارس سے ملحقہ کوئی سے چار مسلم ممالک کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: خلیج فارس سے ملحقہ چار مسلم ممالک کے نام درج ذیل ہیں:

1- ایران　　2- کویت　　3- عراق　　4- سعودی عرب

(v) کوہستان نمک کا تعارف دو جملوں میں کروائیے۔

جواب: یہ پہاڑی سلسلے پوٹھوار سطح مرتفع کے جنوب میں دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہیں۔ اس پہاڑی سلسلے کی اوسط بلندی 700 میٹر ہے۔ سکیسر اس سلسلے کا خوبصورت مقام ہے۔

(vi) فرائض سے کیا مراد ہے؟

جواب: شہریوں کو جو حقوق دیے جاتے ہیں اُن کے بدلے ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں جن کو فرائض کہتے ہیں۔

(vii) قانونی اور اخلاقی حقوق میں کیا فرق ہے؟

جواب: اخلاقی حقوق کی اساس کسی معاشرہ میں رائج اخلاقی اقدار پر ہوتی ہے۔ جس قسم کے اخلاقی اقدار کسی معاشرہ میں رائج ہوں گے اسی طرح کے حقوق اس معاشرہ کے افراد کو حاصل ہوں گے۔ مثلاً والدین کی خدمت ان کا حق ہے اور شوہر کا حق ہے کہ بیوی اس کی فرمانبردار ہے۔ ان حقوق کے نفاذ کرنے پر قانون متحرک نہیں ہو سکتا۔ جبکہ قانونی حقوق وہ حقوق جنھیں ریاست تسلیم کرتی ہے۔ اگر کوئی ان حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کو سزا دی جاتی ہے یعنی حقوق کے پیچھے ریاست کی طاقت ہوتی ہے۔ قانونی حقوق معاشرتی اور سیاسی حقوق میں منقسم ہیں۔

(viii) حضرت عمرؓ نے زمین کے متعلق کیا پالیسی اختیار کی تھی؟

جواب: آپؓ نے جاگیردارانہ نظام کو ختم کر کے تمام زمین مزارعوں میں تقسیم کر دی۔ اس کے علاوہ ازیں عراق میں زمین کا سروے کروایا اور سروے کے مطابق ٹیکس کی رقم متعین کی۔

(ix) ڈینگی بخار کی دو احتیاطی تدابیر لکھیے۔

جواب: ڈینگی بخار کی دو احتیاطی تدابیر درج ذیل ہیں:

1- جن برتنوں میں پانی ہو ان کو مناسب طریقے سے ڈھانپ کر رکھیں۔ پانی کو فرش، گلدان اور گملوں وغیرہ میں کھڑا نہ رہنے دیں۔

2- مچھر مار کوائل، میٹ اور سپرے کا استعمال کریں۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) اسلام میں دیے گئے خواتین کے دو حقوق بیان کیجیے۔

جواب: اسلام میں دیے گئے خواتین کے دو حقوق درجِ ذیل ہیں:

1- خواتین وراثت کی حق دار بن سکتی ہیں۔

2- وہ تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔

(ii) پاکستانی ثقافت کی دو خصوصیات لکھیے۔

جواب: پاکستانی ثقافت کی دو خصوصیات درجِ ذیل ہیں:

1- مخلوط ثقافت:

پاکستانی علاقوں میں آ کر بسنے والے لوگ دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے۔ ان میں ایرانی، وسطی ایشیائی، تورانی، عربی، یونانی، عراقی اور یورپی شامل تھے۔

2- مذہبی ہم آہنگی:

پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ علاقائی، صوبائی، لسانی، نسلی اور دیگر بنیادیں بھی ہیں، لیکن پاکستانیوں کی اہم ترین پہچان اسلام ہے۔

(iii) اُردو کو قومی رابطے کی زبان کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: اُردو کو قومی رابطے کی زبان اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ زبان مختلف علاقوں کے رہنے والوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں مدد دیتی ہے۔ ان میں ہم آہنگی و یگانگت کو بڑھاتی ہے اور اس سے قومی اتحاد و یکجہتی کو فروغ ملتا ہے۔

(iv) اُردو زبان کی ترویج کے سلسلہ میں چار شعرا کے نام لکھیے۔

جواب: اُردو کی ترویج کے سلسلے میں چار مشہور شعرا کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- سلطان محمد قلی قطب شاہ　　2- مرزا محمد رفیع سودا

3- میر تقی میر　　　4- خواجہ میر درد

(v) بین الصوبائی شادیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: بین الصوبائی شادیوں سے مراد ایک صوبے کے افراد کی کسی دوسرے صوبے کے افراد سے شادیاں ہیں۔ ہمیں بین الصوبائی شادیوں کی حوصلہ افزائی کر کے تمام اکائیوں کے افراد میں باہمی میل جول بڑھنا چاہیے تاکہ افراد میں ایک دوسرے کے متعلق غلط فہمیاں دور ہوں اور قومی یکجہتی و یگانگت کو فروغ ملے۔

(vi) فی کس آمدنی سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب کسی ملک کی قومی آمدنی کو ملکی آبادی سے تقسیم کر دیا جائے تو فی کس آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ عوام کے معیارِ زندگی کا دارومدار فی کس آمدنی پر ہوتا ہے۔ اگر کسی ملک کی فی کس آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے تو ملک معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا اور اگر فی کس آمدنی کم ہو جائے تو معاشی ترقی کی رفتار بھی متاثر ہوگی۔ چنانچہ معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے فی کس آمدنی کو بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(vii) پانچویں پانچ سالہ منصوبے کے دو مقاصد لکھیے۔

جواب: پانچویں پانچ سالہ منصوبے کے دو مقاصد درجِ ذیل ہیں:

1- قومی پیداوار میں اضافہ کرنا۔

2- زرعی و صنعتی شعبوں کی ترقی کی طرف توجہ کرنا۔

(viii) خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خارجہ پالیسی بیرونی ممالک سے تعلقات قائم کرنے، ان کو فروغ دینے اور قومی مفاد کے حصول کے لیے بین الاقوامی سطح پر مناسب اقدامات اُٹھانے کا نام ہے۔

(ix) تخفیفِ اسلحہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: تخفیفِ اسلحہ سے مراد جوہری ہتھیاروں میں کمی ہے۔ پاکستان تخفیفِ اسلحہ کا حامی ہے اور اس نے ان تمام بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کی ہے جو تخفیفِ اسلحہ کے لیے کی گئی ہیں۔ پاکستان از خود اسلحہ کی دوڑ میں شامل نہیں ہوا۔ وہ ایٹمی توانائی کو پُر امن مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے حق میں ہے اور دنیا میں ایٹمی جنگ کے خطرات کے سدِباب کے لیے ہر وقت تیار

ہے۔ پاکستان جنوبی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک رکھنے کا خواہشمند ہے اور یہ تجویز ہندوستان کو کئی دفعہ پیش کی جا چکی ہے۔

(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- مطالبہء پاکستان کے محرکات بیان کیجیے۔ (8)

جواب :

مطالبہء پاکستان کے محرکات

ہم ذیل میں اُن محرکات کا ذکر کرتے ہیں، جو پاکستان کو وجود میں لانے کا باعث بنے:

1- فرقہ وارانہ فسادات:

ہر سال کئی جانیں ہندو مسلم فسادات کی نظر ہو جاتی تھیں۔ ہندو منظم انداز میں اپنی فرقہ وارانہ تنظیموں کے ذریعے مسلمانوں کا قتلِ عام کرتے۔ ہندوؤں کی تعداد زیادہ تھی، اس لیے انگریزوں کے چلے جانے کے بعد وہ مسلمانوں کی زندگی مکمل عذاب میں مبتلا کر دیتے۔ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی اور کوئی ہندوؤں کو روکنے والا نہ ہوتا۔ ہندو اپنے عزائم کو چھپا کر نہیں رکھتے تھے۔ اُن کے کئی لیڈروں اور تنظیموں نے اپنا بنیادی مقصد ٹھہرایا تھا کہ برِصغیر آزاد ہوگا تو یہاں ''رام راج'' قائم کر دیا جائے گا۔

2- معاشرتی حالات:

ہندو سماج میں ذات پات اور رنگ و نسل کی تمیز نے مسلمانوں کو خوف زدہ کیا کہ آزادی کے حصول کے بعد ہندو مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنا دیں گے۔ اُن کا معاشرتی مقام ہندوؤں کے مقابلے پر بہت کم ہوگا۔ مسلمان سیاسی آزادی سے بھی محروم رہتے اور معاشرتی طور پر ہندوؤں کی مستقل غلامی کا شکار ہو جاتے۔ اس لیے ایک منصفانہ ماحول اور مساوات پر مبنی نظام کی تکمیل کا خواب پورا کرنے کے لیے جُداگانہ مسلم مملکت کا قیام ضروری سمجھا گیا۔

3- مسلم زبان و ثقافت:

ہندو قوم انگریز حکومت کی موجودگی میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتی رہی کہ ہندی کو ملک بھر کی زبان کا درجہ مل جائے۔ وہ اُردو زبان اور مسلم ثقافت کو مٹانے کے درپے تھی۔ مسلمان اپنی ثقافتی

قدروں کو پامال ہونے سے بچانے کے لیے مجبور ہو گئے کہ پاکستان کے قیام کا مطالبہ کریں۔

4- دو قومی نظریہ:

مسلمانوں کا دعویٰ تھا کہ وہ ایک الگ قوم ہیں اور اُس کا علیحدہ قومی تشخص ہمیشہ سے قائم ہے۔ وہ علیحدہ ثقافت، زبان، رسوم و رواج، اندازِ زندگی اور مذہب کے حامل ہیں۔ اُن کا حق تھا کہ وہ اُن علاقوں میں اپنی پسند کا سیاسی نظام لاتے، جہاں وہ اکثریت میں تھے۔ بحیثیتِ قوم وہ اپنا جُداگانہ وجود قائم رکھنا چاہتے تھے۔

5- کانگرسی وزارتیں:

1937ء سے 1939ء تک برِصغیر میں کانگرسی وزارتیں قائم رہیں۔ اس دوران ہندوؤں نے اپنے اقتدار کا استعمال مسلمان قوم کو دبانے اور اُسے حقوق سے محروم کرنے کے لیے کیا۔ تعصّب کی اس تصویر نے مسلمانوں کو الگ وطن حاصل کرنے پر مجبور کیا۔ انھیں علم تھا کہ جمہوریت اکثریت کی حکومت کا نام ہے اور اکثریت ہندوؤں کی تھی۔ یوں مسلمان مستقل طور پر ہندوؤں کی غلامی کا شکار ہو جاتے۔

6- اسلامی نظام کا قیام:

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ مسلمان اسلامی نظام کو عملی طور پر نافذ دیکھنا چاہتے تھے۔ یہ ہندو اکثریت والے جنوبی ایشیا میں ممکن نہ تھا۔ اس لیے شمال مشرق اور شمال مغرب کے مسلم اکثریتی علاقوں میں ''پاکستان'' کے قیام کا مطالبہ کیا گیا تاکہ مسلمان پاکستان کو اسلامی نظام کی ایک تجربہ گاہ بنا سکیں۔ وہ پاکستان کو پورے عالم اسلام کے لیے ایک قوت کی شکل میں دیکھنے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ پاکستان اُن کے نزدیک عالمی سطح پر اسلامی تحریک کا نقطۂ آغاز تھا۔

سوال: 5- 1973ء کے دستور کی اسلامی دفعات کا جائزہ لیجیے۔ (8)

جواب: دستور 1973ء میں وہ تمام اسلامی دفعات شامل کی گئیں، جو پہلے دساتیر میں موجود تھیں بلکہ ان میں اضافہ بھی کیا گیا۔ نمایاں اسلامی دفعات مندرجہ ذیل ہیں:

1- اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:

1973ء کے آئین میں قراردادِ مقاصد کو ابتدائیہ میں شامل کیا گیا، جس کے مطابق کُل

کائنات کا حاکمِ مطلق اللہ تعالیٰ ہے اور اقتدارِ اعلیٰ اُسی کی ذات کو حاصل ہے۔ پاکستان کے عوام اقتدارِ اعلیٰ کو اللہ تعالیٰ کی مقدس امانت سمجھتے ہوئے اور اُس کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔

2- ملک کا نام:

ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہوگا۔

3- سرکاری مذہب:

ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔

4- صدر اور وزیرِاعظم:

صدر اور وزیرِاعظم دونوں مسلمان ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کو واحد اور حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مانتے ہوں۔

5- مسلمان کی تعریف:

1973ء کے آئین میں پہلی دفعہ مسلمان کی تعریف شامل کی گئی۔ جس کی رُو سے توحید، رسالت، قیامت، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کے علاوہ حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تسلیم کرنا لازمی ہے۔

6- اسلامی قوانین کا نفاذ:

موجودہ قوانین کو اسلامی اُصولوں کے مطابق ڈھالا جائے گا اور کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو اسلام کی تعلیمات کے متصادم ہو۔

7- لازمی اسلامی تعلیمات:

قرآن اور اسلامیات کی تعلیم سکولوں اور کالجوں میں لازمی ہوگی۔

8- عربی کی تعلیم اور قرآنِ پاک کی طباعت:

سکولوں میں چھٹی سے آٹھویں تک عربی کی تعلیم لازمی ہوگی اور قرآنِ پاک کی طباعت غلطیوں سے پاک کی جائے گی۔

9- اسلامی اقدار:

اسلامی اقدار یعنی جمہوریت انصاف رواداری آزادی اور مساوات آئین کا حصہ ہوں گے۔

10- مسلمان کی طرزِ زندگی:

ایسے حالات مہیا کیے جائیں گے کہ مسلمان انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق ڈھال سکیں گے۔

11- زکوٰۃ و عشر:

1973ء کے آئین کے مطابق حکومت زکوٰۃ و عشر کا نظام قائم کرے گی اور زکوٰۃ کونسلیں بھی قائم کی جائیں گی۔

12- سود کا خاتمہ:

حکومت سود کے نظام کو ختم کرے گی اور ملکی معیشت کو سود سے پاک کیا جائے گا۔

13- اسلامی نظریاتی کونسل:

اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی جائے گی جو قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے میں قانون ساز اداروں کی راہنمائی کرے گی اور موجودہ قوانین کو بھی اسلام کے مطابق ڈھالے گی۔

سوال :6- پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا جائزہ لیجیے۔ (8)

 :

پاک بھارت تعلقات

مسئلہ کشمیر:

قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک پاکستان اور بھارت کے تعلقات خوشگوار خطوط پر استوار نہیں ہو سکے۔ دونوں ممالک کے درمیان مسئلہ کشمیر وجہ تنازعہ ہے۔ اس پر اب تک تین جنگیں 1948ء 1965ء اور 1971ء میں ہو چکی ہیں۔ قیامِ پاکستان کے وقت بھارت نے پاکستان کے لیے کئی مسائل پیدا کیے۔

پانی کا مسئلہ:

1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی کے مسئلے کے حل کے لیے سندھ طاس

معاہدے پر دستخط ہوئے۔ عالمی بینک اور دیگر ممالک کی مدد سے منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچا، لیکن بھارت نے اپنے حصے کی رقم دینے سے انکار کر دیا۔

شملہ معاہدہ:

1971ء میں بھارت نے مشرقی پاکستان میں علیحدگی پسند عناصر کی مدد کی، جس کی وجہ سے بنگلہ دیش وجود میں آیا۔ اس کے بعد پاکستان اور بھارت کے درمیان شملہ کے مقام پر ایک معاہدہ ہوا جسے شملہ معاہدہ کہتے ہیں۔ اس معاہدہ کی رُو سے پاکستان اور بھارت نے اپنے اختلافات کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کا اعلان کیا۔

بھارت کا ہمیشہ ٹال مٹول سے کام لینا:

شملہ معاہدہ سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری آئی اور محدود پیمانے پر تجارت اور مسافروں کی آمدورفت شروع ہوگئی۔ اس کے علاوہ 1980ء سے جنوبی ایشیا کی علاقائی تعاون کی تنظیم ''سارک'' کے دائرہ میں دونوں ملکوں میں تعاون بڑھانے کی کوشش کی گئی، جس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکل سکا۔ پاکستان ہمیشہ سے اختلافی اُمور کو حل کرنے کے لیے بھارت کو مذاکرات کی دعوت دیتا رہا ہے، لیکن بھارت نے ٹال مٹول سے کام لیا ہے۔

جوہری معاہدہ:

1988ء میں ''سارک'' کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کو ملنے کا موقع ملا جس میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کے مطابق دونوں ممالک ایک دوسرے کے جوہری مراکز پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوئے۔

بھارت کی چشم پوشی:

1989ء میں کشمیری مجاہدین نے بھارت کے خلاف جہاد کا آغاز کیا تو بھارت نے پاکستان کو موردِ الزام ٹھہرانا شروع کر دیا۔ پاکستان نے ہندوستان سے کشمیریوں کو حقِ خود ارادیت دینے کا مطالبہ کیا جس سے بھارت نے مکمل چشم پوشی کی۔

1990ء میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری ہوئی۔ باہمی تجارت اور لوگوں کی آمدورفت بڑھی۔ یہ تعلقات ایک محدود حد سے آگے نہ بڑھ سکے کیونکہ بھارت مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طور پر حل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پاکستان اب بھی اپنے اس منصفانہ موقف پر قائم ہے کہ مسئلہ کشمیر اقوامِ متحدہ کی منظور کی ہوئی قراردادوں کے مطابق مظلوم کشمیریوں کی رائے کے ذریعے حل کیا جائے۔

آگرہ کی کانفرنس:

14 جولائی تا 17 جولائی 2001ء کو صدرِ پاکستان اور بھارت کے وزیرِاعظم کے درمیان ہونے والی اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس آگرہ میں ہوئی۔ جس کا پاکستان اور بھارت کے علاوہ دنیا بھر میں زبردست شہرہ رہا۔ صدرِ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کا موقف بڑی عمدگی اور جرأت کے ساتھ پیش کیا۔ جس کو پوری دنیا نے سراہا، لیکن یہ تین روزہ مذاکرات بغیر حتمی فیصلہ کے ختم ہو گئے۔

تعلقات میں بہتری لانے میں پاکستان کا کردار:

جنوری 2004ء میں سارک کانفرنس (اسلام آباد) کے دوران صدرِ پاکستان اور بھارت کے وزیرِاعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے طے پائے اور باہمی مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔ اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس منعقدہ 2013ء کے موقع پر بھی پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کے درمیان ملاقات ہوئی اور مذاکرات جاری رکھنے کا اعادہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ و سیکرٹری خارجہ کی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ 2016ء میں کشمیر کے مسئلہ نے نیا رُخ اختیار کیا۔ ہندوستان کی حکومت کے کشمیریوں کو دبانے کی کوشش کی، جس پر پاکستان نے احتجاج کیا۔ اُمید ہے کہ مستقبل میں دونوں ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری آئے گی۔